بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۱۹ نبوت ۱۳۴۳ ہش ۱۳ رجب ۱۳۸۴ھ ۱۹ نومبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ حضور نے کُل پانچ احباب کو شرفِ زیارت بخشا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے

اسی لئے ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں

"مُردوں سے مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ ان کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیکر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحبِ ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آ جاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اس سے اُس میں بدظنی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔ غرض قرآن کریم کے منشاء کے موافق زندوں کی صحبت میں رہنا ثابت ہوتا ہے۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۸ نومبر۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی جو ۳۱۳ اصحاب کبار میں شامل ہیں کی طبیعت بوجہ ضعف پیری بالعموم ناساز رہتی ہے۔ اکثر اوقات چکر آنے کی وجہ سے آپ زیادہ چل پھر نہیں سکتے۔ گھبراہٹ کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ سماعت بھی پہلے کی نسبت زیادہ کم ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتیاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

● ربوہ — احسان الرحمٰن صاحب ابن مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا نکاح ثریا بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ ملایا و سنگاپور کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء کو اجتماع انصار اللہ کے صبح کے اجلاس میں پڑھا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

● "فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ۔ اتوار پیر بمقام ربوہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احبابِ جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نوٹ:- جلسہ سالانہ کا تفصیلی پروگرام ۲۱ دسمبر ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ - نومبر ۶۴ء

"پیغمبرانہ طریقِ اصلاح"

ہفت روزہ المنبر کے عالم و فاضل ایڈیٹر صاحب "قوم کے اخلاقی زوال و ادبار کی تصویر" کے زیرِ عنوان گزشتہ انتخابات میں جو بدعنوانیاں اور بداخلاقیاں لوگوں سے سرزد ہوئی ہیں۔ ان کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ خبریں اس انتخابی ہفتہ کی ہیں جو اخبارات میں آئے ہوئے واقعات میں سے صرف چند ایک نقل کی گئی ہیں۔

ان فسادات کے علاوہ جعلی ووٹنگ بددیانتی، کذب، ووٹوں کی خرید و فروخت اور اس قسم کے دوسرے بے شمار واقعات جو ہم آپ سب نے اپنے اپنے حلقۂ انتخاب میں خود دیکھے اور سنے بلکہ اس سے ایک قدم اور آگے اس الیکشن میں بازاری عورتوں کو باقاعدہ کرایہ پر پولنگ سٹیشنوں پر لے جایا گیا جنہوں نے شریف زادیوں کی آمد سے پہلے انکے ووٹ بھگتا دئے اور اسی طرح کے ہزارہا سودے ہوئے۔ ایک ہی عورت نے مختلف نام تبدیل کرکے ووٹ ڈالے!"

(المنبر ۱۳/۱۱/۶۴ صـ۳)

اخلاقی پستی کی یہ تصویر واقعی بڑی عبرتناک ہے۔ اگرچہ یہ لوگ جن کا ذکر آپ نے فرمایا ہے ہمارے بھی بھائی ہیں اور ہمیں بھی آپ کے ساتھ بلکہ آپ سے بھی زیادہ شرم و ندامت کا احساس ہے تاہم چونکہ المنبر کے ایڈیٹر صاحب آجکل احمدیت کے خلاف جہاد فرما رہے ہیں اور نہ صرف احمدیوں اور انکے بزرگوں کو تختۂ سب و شتم بنا رہے ہیں بلکہ ایسے فتوے بھی شائع کر رہے ہیں کہ انکے یہ بھائی احمدیوں کو واجب القتل خیال کریں اس لئے اگر ہم بریت کا اظہار کریں تو بجا ہے تاہم ہم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ہم ان سے دل سے محبت کرتے ہیں جو اپنے آپ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی امت سے منسوب کرتے ہیں۔ ہم اپنے دل سے اور ایمان سے مجبور ہیں۔ یہ لوگ جن کا نقشہ المنبر کے ایڈیٹر نے کھینچا ہے واقعی ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا دل دردمند ہے ہمیں سخت ذہنی اور روحانی تکلیف ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ المنبر کے ایڈیٹر صاحب آگے فرماتے ہیں:۔

"یہ سب کچھ جو ہم آپ سب نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا اس سے قوم کے کس قدر ہولناک اخلاقی زوال کا پتہ چلتا ہے؟

اس مشاہدہ کے بعد ہم میں سے ہر وہ فرد جو اپنے سینہ میں حساس دل رکھتا ہے جس کے ذہن کے کسی گوشہ میں عنداللہ مسئولیت اور یوم آخرت کا ادنیٰ سا تصور موجود ہے اور جسے قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر یقین ہے اور جو اسکے ہر شوشے اور ہر جزو کو منزل من اللہ یقین کرتا ہے۔ اسے کتاب الٰہی کے اس انتباہ پر یقین کامل ہے:۔

واتقوا فتنۃً لا تصیبن الذین منکم خاصۃ۔ الآیۃ

(اس عذاب سے ڈرو جو تم سب کو گھیرے گا اور کسی ایک طبقے کے ساتھ خاص نہ ہوگا) اور جس کے سامنے فرمودۂ خدا، تاریخ یہود کا یہ باب بھی ہے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی ابن مریم ..... کانوا لا یتناھون عن منکرٍ فعلوہ۔ الآیۃ (بنی اسرائیل میں ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا اور وہ برائیوں سے رکا نہیں کرتے تھے) اسے خدا کے خوف اور عذابِ الٰہی کی پکڑ کے تصور سے لرز جانا چاہیئے اور آخرت میں جو حقیقی زندگی ہے اور جس کا آنا ایسا ہی یقینی ہے جیسا کہ ہم ایک دوسرے سے مخاطب ہوتے ہیں، جوابدہی سے بچنے کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ پورے عزم و ہمت سے ادا کرنا چاہیئے۔

ہماری بداخلاقی گراوٹ عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہی ہے اور سابقہ اقوام انہی برائیوں کی بناء پر غضبِ الٰہی کا مورد بنیں۔ اور یہی وہ وقت ہے جس سے لسانِ رسالت فداہ ابی و امی نے اپنی امت کو باربار ڈرایا تھا اور فرمایا کہ اگر تم ان حالات میں اصلاحِ نفس اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ سے غفلت برتوگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ رب رؤف و رحیم کی رحمت سے دھتکار دئے جاؤ گے!"

(ایضاً)

ہم المنبر کے ایڈیٹر صاحب سے اس بات میں سَو فیصد متفق ہیں۔ جب کوئی قوم اس قدر پستی میں گر جاتی تو وہ واقعی عذابِ الٰہی کی مورد بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ بہت خطرے کا مقام ہے۔ اس کا علاج کیا ہے وہ بھی المنبر کے ایڈیٹر صاحب سے ہی سُن لیں آپ آخر مضمون میں فرماتے ہیں:۔

"آخر میں ہم ان علماءِ حق کے بابِ عالی پر دستک دیتے ہیں جنہیں خدائے لایزال نے کتاب و سنت کے علوم سے بہرہ ور فرمایا ہے اور معرفت الٰہیہ کی دولت سے مالا مال کیا ہے جنہیں حالات کے شعور کے ساتھ ساتھ پیغمبرانہ طریق اصلاح پر کامل یقین ہے، اور جو اسوۂ نبوی کو اپنے لئے اسوۂ حسنہ یقین کرتے ہیں کہ وہ حالات کے اس تجزیہ کے بعد پورے عزم و ہمت سے ادائیگی فرض کیلئے اٹھیں اور اپنی پوری کوششیں، فرد کی تربیت اور اصلاحِ معاشرہ کے جاں سوز کام میں صرف کردیں اور تربیت و تزکیہ "کارِ نبوت" جیسے اہم فریضہ کے لئے منہاجِ نبوت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں اس شعور اور یقین کامل کے ساتھ کہ اس امت کی اصلاح کا راز نہ تبدیلی قیادت میں ہے نہ بحالیٔ جمہوریت میں، نہ انتخاب میں اور نہ ہی کسی اور مغربی تصورِ زندگی میں۔

اس امت کی اصلاح کا ایک اور صرف ایک ہی راستہ ہے جسے امام دارالہجرۃ امام مالک بن انس تغمدہ اللہ برحمتہٖ نے اپنے ان پاکیزہ الفاظ میں بیان فرمایا۔ لن یصلح آخر ھٰذہ الامۃ الا بما صلح بہٖ اوّلھا۔ اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح بھی اسی طریق سے ہوگی جس سے اس امت کے اولین افراد کی ہوئی۔ خدائے ذوالجلال سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق سے نوازیں!"

(ایضاً)

جہاں تک اہلِ علم حضرات کے اتحاد کا تعلق ہے وہ بے شک مستحسن ہے تاہم یہ آواز پہلی دفعہ ہی نہیں اٹھائی گئی بلکہ ہمیشہ اٹھائی جاتی رہی ہے مگر تاریخِ اسلام میں آج تک ایسا نہیں ہو سکا اور نہ آئندہ ایسا ہونے کی امید ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ تجدید و احیائے دین کا کام محض اہلِ علم حضرات کے مصنوعی اتحاد سے سرانجام پاسکے اس کے لئے وہی طریق ہے جو خود المنبر کے ایڈیٹر کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ یعنی صرف پیغمبرانہ طریقِ اصلاح ہی سے یہ معجزہ ہو سکتا ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ پیغمبرانہ طریقِ اصلاح بغیر پیغمبر کے بروئے کار آجائے حالانکہ اللہ تعالےٰ نے جو کام جس طرح تکمیل پانا مقرر کیا ہے اس کے بغیر وہ تکمیل نہیں پا سکتا۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔

یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ مزدوروں سے کہا جائے کہ یہ عمارت انجنیرانہ طریق سے تیار کرو۔ حالانکہ ان میں کوئی بھی انجنیئر نہ ہو یا ایک نرس یا کمپونڈر سے کہنا کہ مریض کا علاج ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کے طریق پر کرو۔ اگر ایک مزدور یا ایک نرس یا کمپونڈر اپنی تمام قابلیت بھی بروئے کار لے آئے اور اپنی زندگی بھی اس میں لگا دے تو کیا مزدور انجنیئر اور نرس ایم بی بی ایس ڈاکٹر کا کام کرلیں گے اگر کوئی ایسا خیال کرتا ہے تو المنبر کے ایڈیٹر صاحب اس کو کیا کہیں گے۔

یہ تو دنیا کے معمولی کاموں کا حال ہے ذرا خیال فرمائیے ایک امت کی اصلاح محض علماء کے اتحاد سے کس طرح ہو سکتی ہے اور اتحاد بھی ایسا جو وہ ساری تاریخِ اسلام میں آج تک نہیں کر پائے۔ اور محض علماء پیغمبرانہ طریق کس طرح اختیار کر سکتے ہیں جبکہ ان میں کوئی بھی پیغمبر نہیں ہے؟۔ ایڈیٹر صاحب غور فرمائیں۔ خوب غور فرمائیں جلدی نہ کریں اگر ایڈیٹر صاحب

لن یصلح آخر ھٰذہ الامۃ
الا بما صلح بہٖ اوّلھا

پر ہی غور کرلیں تو ہمیں امید ہے کہ ان کو اس معاملہ میں مزید روشنی مل سکتی ہے۔ پھر خلافت علی منہاج نبوت والی حدیث پر غور کریں آپ تو عالم و فاضل ہیں کیا پہلے اصلاح بغیر پیغمبر کے ہو گئی تھی اور کیا خلافت علیٰ منہاج نبوت پھر بغیر پیغمبر کے قائم ہو سکتی ہے؟ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ جیسا کہ کہا جائے کہ پہلی عمارت تو بغیر انجنیئر کے تیار نہیں ہوئی تھی مگر تم وہی عمارت صرف مزدوروں کے اتحاد سے تیار کروا دو۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ نے کیا یونہی فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف یہ دعوےٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے "انا لہ لحافظون" کے مطابق آپ کو تجدید و احیائے دین کے لئے "جری اللہ فی حلل الانبیاء" بنا کر مبعوث کیا ہے اور آپ کو یہ مقام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی غلامی میں ملا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبرانہ طریقِ اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

خیر ھٰذہ الامۃ اوّلھا وآخرھا

اوّلھا فیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم۔ وآخرھا فیھم عیسیٰ بن مریم وبین ذٰلک فیج اعوج لیسوا منّی ولست منھم۔

نئے سال کے آغاز پر مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پیغام

خدام قومی کردار بنانے اور بلند اخلاق حاصل کرنے کی خاص کوشش کریں

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے نئے سال کے آغاز پر مجالس خدام الاحمدیہ کے نام مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے:۔ (مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یکم نومبر سے مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ آئیے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر عاجزی اور انکسار اور تذلّل کا طریق اختیار کرتے ہوئے محض اس کی رضا کی خاطر نئے ارادوں مضبوط تر عزم اور بلند تر ہمت کے ساتھ اس نئے سال کا آغاز کریں اور کوشش کریں کہ نفسانی بوجھوں کو اتار کر ہلکے پھلکے ہو کر اس دروازہ میں داخل ہوں جس میں داخل ہونے کے لئے خدا کے مامور نے ہمیں بلایا ہے۔

توبہ کا دروازہ بہت تنگ دروازہ ہے نفس کی فربہی کے ساتھ کوئی اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک انسان حنیف نہ ہو جائے اور کلیتہً شرک سے پاک نہ ہو جائے اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے غیر سے امید رکھتا ہے یا اس کے غیر سے ڈرتا ہے۔ وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا نہیں رہتا اور آنکھوں کے پانی سے اپنے دل کے زنگ دھونے کی کوشش نہیں کرتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا شریر اور بدباطن، اپنے بھائیوں کا برا چاہنے والا جو اپنے سے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا۔ اور اپنے بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص خدا کے نام کے لئے اور اس کے رسولؐ کی عزت کے لئے اور دین اسلام کے لئے غیرت نہیں رکھتا وہ اس دروازہ میں داخل نہیں ہو سکتا غرض نافالص رہتے ہوئے اور ناپاک ارادے رکھتے ہوئے ہم ہرگز اس بات کی امید نہیں کر سکتے۔

کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ اور خدا کے مقبول بندوں میں شامل کئے جائیں۔

مقصد کے حصول کے لئے تین مراحل ہوا کرتے ہیں۔ ان ذرائع کا حصول جن سے وہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کا جذبہ اور عزم اور پھر مقصد کے حصول کے لئے اپنی ساری طاقتوں کو صرف کر دینا اور پوری جدوجہد اور کوشش سے اپنی مراد کو پا لینے کے لئے کوشاں ہو جانا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ پہلے دو مراحل طے کر چکی ہے۔ ہماری تنظیم خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکی ہے۔ اور خدا کے فضل سے نوجوانوں کے اندر خدمت دین اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا جذبہ بھی پیدا ہو گیا ہے اور ان کے ایمانوں میں ایک نئی زندگی اور نئی حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ہم تیسرا قدم بھی اٹھائیں اور اس جذبہ ایمان و اخلاص سے کام لے کر جو نوجوانوں کے اندر پیدا ہوا ہے اور اس ایمانی حرارت سے کام لے کر جو ان کے اندر موجزن ہے اپنے اندر اور اپنے بھائیوں کے اندر صحیح اسلامی اقدار، بلند اخلاق اور بلند کردار پیدا کریں۔ یہی ہمارا اصل کام ہے۔

اگر ہم تنظیم قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر دینداری کا جذبہ بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ جذبہ اتنا گہرا نہیں ہوتا کہ اس کے نتیجہ میں ان کے سینے کدورتوں سے پاک ہو جائیں۔ ان کے اخلاق اچھے ہو جائیں۔ وہ تہذیب اور شائستگی سے رہنا سیکھ لیں تو ہم اپنے مقصد میں ناکام ثابت ہوں گے۔ اور ہماری ساری کوششیں اکارت جائیں گی۔ سچا دین اور سچی دینداری وہی ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان پاک ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی ناکردنی اور پلید باتوں اور گندی زیست سے مجتنب ہو کر اس پاک ذات کو پانے کے لئے جو اس کا خالق و مالک اور محبوب حقیقی ہے۔ اپنی طاقتوں کو وقف کر دے۔

وہ خدا جس کی طرف اسلام ہمیں بلاتا ہے سبوح و قدوس ہے۔ وہ پاکیزگی اور حسن اخلاق کو پسند کرتا ہے۔ وہ ان ہی سے محبت کرتا ہے۔ جو سچے دل اور خالص نیت سے اس کے حضور جھکتے ہیں۔ اور ظاہری اور باطنی طور پر اپنے آپ کو پاک کرتے ہیں۔ پس میں اپنے بھائیوں سے خدا کے نام پر اور اس کے دین اور اس کے رسولؐ کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ اصلاح نفس کی طرف توجہ دیں اور اپنی ساری کوششوں کو قومی کردار کے بنانے اور بلند اخلاق کے حاصل کرنے میں صرف کر دیں۔

ہمیں خدا تعالیٰ نے وہ کتاب دی ہے جس میں سینے کی ساری بیماریوں کا علاج ہے اور وہ پیشوا دیا ہے جو خلق عظیم پر قائم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر وہ شخص جو **محمد عربی** فداہ ابی و امی کی غلامی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اخلاق میں وہ بلند مقام حاصل کرے۔ کہ دوسری امتوں اور دوسری قوموں میں اس کا نمونہ نہ مل سکے۔ یاد رکھیں کہ آدم زاد تدریجاً ترقی کرتا ہے پہلے وہ انسان بنتا ہے اور انسانیت کے اصول سیکھتا ہے۔ پھر بااخلاق انسان بنتا ہے اور پھر باخدا انسان بنتا ہے۔ وہ شخص بڑی سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ اور شیطان اس کو دھوکے میں مبتلا کئے ہوئے ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ بلند اخلاق حاصل کئے بغیر صدق و صفا اور عفت و حیا اور وفا اور توکل اور صبر اور شکر اور استقامت اور دوسرے اخلاق عالیہ پیدا کئے بغیر۔ وہ خدا کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو شخص بااخلاق نہیں وہ باخدا نہیں ہو سکتا۔ جو شخص اپنے بھائیوں کے قصور معاف نہیں کرتا۔ وہ خدا کی بخشش کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو شخص خود پسند مغرور، سخت دل، عیب جو، اپنے بھائیوں کی غیبت کرنے والا اور حسن ظن کی صفت سے عاری ہے وہ اس پاک ذات کے دامن کو چھو نہیں سکتا۔ پس یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ خدا کو پانے کے لئے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے۔ ایمان کا وہ درخت جس میں عمل صالح کے شیریں پھل نہیں لگتے اور اچھے اخلاق کے پھولوں کی مہک سے وہ اپنے ماحول کو معطر نہیں رکھتا مردہ درخت ہے جو اس قابل ہے کہ کاٹا جائے اور آگ میں جلایا جائے۔ یہی مطلب ہے جو فرمایا کہ

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

کہ نماز وہ ہوتی ہے جو انسان کو بے حیائیوں اور ناکردنی باتوں سے روکتی ہے۔ نماز وہ ہوتی ہے جس سے انسان بے شر اور دل کا غریب اور حلیم بن جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اخلاق پر بہت زور دیا ہے۔ اس لئے کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبودیت ہے، اور عبودیت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے رب سے محبت اور اخلاص کا ایک مضبوط تعلق قائم کرے اور اس کی ذات کا عرفان حاصل کر کے اس کی فرمانبرداری میں ایسا کھویا جائے کہ اس کے اندر صفات الٰہیہ جلوہ گر ہو جائیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے اخلاق حسنہ کا مطلب یہی ہے کہ انسان اسماءِ حسنیٰ کا مظہر اور صفات الٰہیہ کا ظاہر کرنے والا ہو جائے۔

پس بھائیو آؤ کوشش کریں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت میں کھوئے جا کر اور اس سے محبت و اخلاص اور عبودیت کا تعلق قائم کر کے اپنے اندر صفات الٰہیہ کا عکس پیدا کریں۔ اور دنیا کی ساری قوموں اور سارے انسانوں سے ہر خوبی، ہر کمال، ہر خلق میں آگے بڑھ کر یہ ثابت کر دیں کہ ہمارا آقا سب انسانوں سے افضل، ہمارا دین سب دینوں سے بہتر، اور ہمارے رسولؐ کی امت ہی خیر امت کا نام پانے کی مستحق ہے۔ یہ بات بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ جب ہم صدق و صفا، وفا، عفت، حیا، بے نفسی بے لوثی، امانت، دیانت، مروّت، محنت، عزم و ہمت، عدل و انصاف، ایثار، جرأت اور اقدام۔ عفو، سخاوت، صبر اور شکر، توکل اور احسان، غرض جمیع اخلاق میں کمال حاصل کر کے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا احیا کر کے آپ کے اخلاق عالیہ کا نظارہ دنیا کو کرا دیں۔

سب سے آخری اور ضروری بات یہ ہے کہ **توحید** سب خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔ سو سچی توحید کو حاصل کرو۔ اور خدا کے ہو جاؤ۔ اور اس کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرو کہ ٹوٹ نہ سکے۔ اس کے رسّہ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس کے رشتہ کو سب رشتوں سے اور اس کی محبت کو ...

محبتوں پر مقدم کر لو بلکہ چاہیئے کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی محبوب نہ رہے۔ تمہاری محبت اور تمہارے ارادے اور تمہاری مرضیات، سب اسی محبوبِ ازلی کے لئے ہو جائیں۔ قرآن کی حکومت کو اپنے دلوں پر قائم کر لو۔ حرماتِ اسلام کی حفاظت کے لئے بہادر بنو اور دینِ اسلام کیلئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سچے دل سے محبت کرو۔ سچ جانو اور یقین کرو کہ نوعِ انسان کے شفیع اور نجات دہندہ جن کا پیار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے، ہمارے آقا فداہ روحی وجنانی وابی وامی محمد مصطفےٰؐ ہیں۔

میرے عزیزو! زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور گیا ہوا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ ہمارا مقصد بہت بلند اور ہماری مشکلات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے اپنے وقت کی قدر کرو اور اپنے مقام کو سمجھو اور یہ عزم لے کر کھڑے ہو جاؤ کہ ہم پھر ایک بار توحید کے جھنڈے کو کھڑا کریں گے۔ ساری دنیا سے اسلام کی صداقت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور بلند مقام کا اقرار کروائیں گے اور خدا کی حکومت کو قائم کر کے چھوڑیں گے ہم اور جو کچھ ہمارا ہے سب اس مقصد کیلئے وقف رہے گا۔ انشاء اللہ۔

قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ہے اور اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بہت سے وعدے وابستہ ہیں۔ قادیان سے ہمارا نکلنا خدائی پیشگوئیوں کے مطابق تھا اور انشاء اللہ اس کے وعدوں کے مطابق ہم دوبارہ قادیان جائیں گے۔ پس قادیان کی عظمت اور احترام کے مدنظر ضروری ہے کہ جماعت کی نئی نسل کے دلوں میں قادیان سے وابستگی پیدا کی جائے اور ان پیشگوئیوں کو ان کے سامنے پیش کیا جائے جن کے تحت ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔

اور وہ وعدے یاد دلائے جائیں جو قادیان کی واپسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ہم سے کر رکھے ہیں۔ نیز وہ عہد بھی جو سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ نے ہم سے لیا ہے وہ بھی خدام کو یاد کروایا جائے۔ نیز دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے اور ہمارے قصوروں سے درگزر کرتے ہوئے اپنے وعدے جلد پورے کرے۔ اس مقصد کے لئے ۲۲ر نومبر کا دن مقرر کیا جاتا ہے کہ اس دن تمام مجالس خدام الاحمدیہ قادیان کی یاد میں جلسے کریں اور قادیان کی واپسی سے متعلق پیشگوئیاں اپنوں اور غیروں کے سامنے وضاحت کے ساتھ پیش کریں تا جب وہ مبارک دن آئے تو بہتوں کے ایمان لانے کا موجب ہو۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کے فضل کا سایہ اور اس کے عنایات کی نظر ہم پر ہو وہ ہمیں توفیق دے اور نصرت فرمائے تا ہم اپنے ان سب عہدوں کو پورا کر سکیں جو ہم نے اس سے کئے ہیں اور اپنی سب امانتوں کو ادا کرنے والے ہوں اور قیامت کے دن اس کے حضور سرخرو ہوں۔

اللّٰھم آمین۔

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

ملک نذیر احمد خاں صاحب مرحوم آف منٹگمری

(مکرم فیض الحق خاں صاحب از کوئٹہ سابق مبلغ نائیجیریا)

ملک نذیر احمد خاں صاحب مرحوم میری موجودہ بیوی کے بڑے بھائی تھے۔ اصل وطن توفیق اللہ چک ضلع گورداسپور تھا مگر چونکہ ان کے والد صاحب مرحوم بسلسلۂ ملازمت زیادہ عرصہ منٹگمری میں رہے اور تقسیم ملک سے قبل ایک مکان بھی منٹگمری میں بنا لیا تھا اس لئے مرحوم کی ابتدائی تعلیم ضلع منٹگمری میں ہوئی۔ میٹرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے کیا اور ڈسٹرکٹ بورڈ منٹگمری میں ۳۰ سال کے قریب ملازمت کی اور سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ میں مرحوم نے نہایت دیانتداری سے ملازمت کا عرصہ گزارا اور تمام متعلقہ حکام وممبران وغیرہ مرحوم کے کام کے علاوہ اُنکی دیانتداری کے بہت مداح تھے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ سے ریٹائر ہونے کے بعد ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر کے دفتر میں بطور سپرنٹنڈنٹ ملازم ہو گئے۔ اس دفتر کے بند ہو جانے پر پرائیویٹ فرموں میں ملازمت کی اور ہر جگہ اپنی کارکردگی اور دیانتداری کا ریکارڈ قائم کیا۔

مرحوم نے سلسلہ کے کاموں میں جو خدمات سرانجام دیں وہ ناقابلِ فراموش ہیں قریباً تیس سال تک مقامی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ پھر جماعت کی وسیع اور خوبصورت پختہ "مسجد مبارک" ان کی نگرانی میں تعمیر ہوئی امیر جماعتِ احمدیہ منٹگمری چوہدری محمد شریف صاحب (خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی صحت اور عمر میں برکت دے آمین) مرحوم کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک کرتے اور سلسلہ کے اکثر کام مرحوم کے ہی سپرد کرتے۔ مکرمی چوہدری صاحب کو مرحوم کی وفات سے شدید صدمہ ہوا۔ میں جب تعزیت کے لئے منٹگمری گیا تو مکرمی چوہدری صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوا۔ مجھے دیکھ کر چوہدری صاحب آبدیدہ ہو گئے اور رقت طاری ہو گئی۔ جب میں نے کہا کہ مرحوم تو آپ کے دائیں بازو تھے تو رقت کے ساتھ فرمانے لگے کہ مرحوم تو میرے دائیں اور بائیں دونوں بازو تھے۔ مرحوم اپنوں کے علاوہ غیروں میں بھی بہت مقبول تھے اسی وجہ سے جماعت کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیراز جماعت اصحاب کی جنازہ میں شامل ہوئی۔ مرحوم کی صحت اچھی تھی اور نہایت سادہ پاکیزہ اور باقاعدہ زندگی کے عادی تھے۔ ۷/۹/۶۲ کو حسبِ معمول صبح تہجد کے لئے اٹھے۔ نمازِ فجر مسجد میں ادا کی۔ وقت پر سائیکل پر دفتر گئے۔ دفتر میں ہی کھانا کھایا۔ بعد دوپہر چائے پی۔ ایک عزیز کی تار آئی کہ راولپنڈی آؤ۔ چنانچہ ۵ بجے کے بعد دفتر سے نکلنے سے قبل عرضی لکھی کہ کل میں نہیں آؤں گا۔ سائیکل پر بازار پہنچے۔ کئی اشیاء خریدیں۔ بعض دوائیاں اور ٹیکے اپنی والدہ کے لئے خریدے۔ لوگوں سے ملتے ملاتے گھر پہنچے اور سائیکل خود اٹھا کر اندر لے گئے سامان جو بازار سے لائے تھے لڑکے کو پکڑایا اور سائیکل کھڑا کیا اور لڑکھڑا کر گر پڑے مشکل سے مستورات نے اٹھا کر چارپائی پر لٹایا۔ تین ڈاکٹر تھوڑی دیر کے بعد پہنچ گئے مگر مشیتِ ایزدی پوری ہو چکی تھی۔ مرحوم بغیر کوئی بات کئے چند لمحوں میں اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی اچانک وفات سے انکے عزیزوں اور دوستوں کو شدید صدمہ ہوا۔ اور جن کو مل کر آئے تھے ان کو مرحوم کی وفات کا یقین ہی نہ آتا تھا۔ مرحوم نے اپنے بعد بیوہ۔ پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بیوہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کا ہر طرح سے حافظ وناصر ہو اور صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین۔

مرحوم کا ایک لڑکا انگلینڈ میں ہے وہ اور ہم لوگ کوئٹہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ مرحوم میں بہت ہی قابلِ رشک خوبیاں تھیں۔ بہت سادہ طبیعت ہمدرد۔ خیر خواہ۔ متقی۔ تہجد گزار سلسلہ کے کاموں میں نہایت شوق سے حصہ لینے والے مغرب۔ عشاء اور فجر کی نمازیں بالالتزام مسجد میں باجماعت ادا کرنے والے۔ راستباز۔ اور صاف گو بزرگ تھے۔ اپنے غریب اور یتیم رشتہ داروں کے ساتھ نہایت شفقت سے پیش آنے والے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد اکثر لوگ جو ہمارے علاقہ سے منٹگمری آئے ان کی آبادی میں ہر قسم کی مادی اور اخلاقی مدد کی۔ مرحوم کی مہمان نوازی بھی قابلِ رشک تھی۔ سلسلہ کے کارکنوں۔ عزیزوں اور دوسرے مہمانوں کے لئے بھی مرحوم کا دسترخوان بچھا رہتا اور مہمانوں کی خدمت سے بہت خوشی محسوس کرتے۔

مرحوم کی وفات جہاں ان کے عزیزوں کے لئے ایک شدید صدمہ ہے وہاں جماعت بھی ان کی وفات سے ایک بڑا خلا محسوس کرتی ہے جسے اللہ تعالےٰ ہی پورا کرنا ہوتا ہے۔

مرحوم نے اپنے ایک لڑکے کی زندگی وقف کی اور اسے قادیان تعلیم کے لئے بھیجا چھوٹی عمر۔ گھر سے پہلی دفعہ جدائی سے بچہ اداس ہو گیا اور واپس گھر آنے کی درخواست اپنے والد سے کی۔ مرحوم گو اولاد سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے مگر دین کے معاملہ میں بہت غیرت رکھتے تھے۔ بچہ کو جواب دیا کہ اگر تم قادیان سے واپس آئے تو خبردار میرے گھر ہرگز نہ آنا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ بچہ تعلیم مکمل کر کے مغربی افریقہ میں تبلیغ کا مقدس فریضہ ادا کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ گزشتہ سال جولائی میں ایک بچہ ولایت گیا تو اسے نصیحت کی کہ "بیٹا اپنے آپکو ہر وقت مسلمان سمجھنا"!

مرحوم کی وفات کا جب ان کے سابق ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر جناب بریگیڈیئر الطاف حسین صاحب کو علم ہوا تو فوراً ان کے گھر پہنچے اور دیر تک مرحوم کی میت پر کھڑے رہے اور جنازہ کے ہمراہ قبرستان تک ہمراہ گئے اور آخری وقت تک موجود رہے مرحوم نے اپنی زندگی نہایت پارسائی سے گزاری۔

مرحوم کی اچانک وفات کا ایک نہایت دردناک پہلو یہ ہے کہ مرحوم کی والدہ سالوں سے صاحبِ فراش اور بیمار ہے۔ اسکی شنوائی۔ بینائی۔ اور حواس معطل ہو چکے ہیں۔ اور حوائج ضروریہ کے لئے بھی دوسروں کی محتاج ہیں۔ مرحوم اس کی خدمت کرتے تھے احباب مرحوم کی والدہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

۸/۹/۶۲ کو مرحوم کو امانتاً منٹگمری میں سپردِ خاک کیا گیا۔ مرحوم موصی تھے اور انشاء اللہ مناسب موقع پر ان کی میت ربوہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی جاوے گی۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرما دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے اور مرحوم کے بچوں کو اپنے مخلص والد کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔

آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۴ء کی مختصر روئداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے پیغام اور اجتماعی دعا کیساتھ افتتاح۔ قرآن مجید و احادیث کے درس۔ صدر کا انتخاب

(نائب قائد شعبۂ اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع حسب سابق امسال بھی ذکر و فکر اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں مورخہ ۱۳ر نومبر کو شروع ہو کر مورخہ ۱۵ر نومبر کو دو بجے بعد دوپہر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ذیل میں اس اجتماع کی مختصر روئداد درج کی جاتی ہے:۔

۱۳ر نومبر افتتاحی اجلاس

مورخہ ۱۳ر نومبر کو تین بجے سہ پہر دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع احاطہ میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مجلس انصار اللہ ضلع سرگودھا کے ناظم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی بعد ازاں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی مجلس مرکزیہ نے اعلان کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت محترم مولینا جلال الدین صاحب شمس اس اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔

چنانچہ محترم مولانا شمس صاحب تشریف لائے۔ آپ نے پہلے ایک مختصر تقریر میں اسلامی نقطۂ نگاہ سے اجتماعوں کی اہمیت واضح فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں انصار اللہ کو ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ بصیرت افروز پیغام پڑھکر سنایا جو حضور نے ازراہ شفقت اس اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ (یہ پیغام الفضل مورخہ ۱۵ر نومبر کے صفحہ اول پر شائع ہو چکا ہے)۔ حضور کے اس پیغام کو پڑھنے کے بعد جب جملہ سامعین نے محبت و عقیدت کے گہرے جذبات کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ محترم مولانا شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر آپ کی ہی اقتدا میں انصار نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا اور اس طرح حضور انور کے ایمان افروز پیغام اور دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔

اجتماعی دعا اور عہد دہرانے کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے قائد عمومی نے اعلان کیا کہ امسال اپنی کارکردگی کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ کراچی اول آئی ہے اس لئے اسے علم انعامی کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ مجلس انصار اللہ لائل پور دوم اور مجلس انصار اللہ پشاور سوم رہی ہے۔ اس اعلان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مکرم چوہدری احمد مختار صاحب زعیم اعلیٰ کراچی کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ مجالس کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس اجتماع کے تین مقاصد کو واضح کرتے ہوئے مؤثر پیرایہ میں انصار کو یہ نصیحت فرمائی کہ اس موقع پر دین کی جو باتیں بیان کی جائیں گی انہیں وہ

(۱) توجہ اور غور سے سنیں۔

(۲) یہ عزم کریں اور اس عزم پر قائم رہنے کے لئے دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان باتوں پر عمل کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائے۔

(۳) خود عمل کرنے کے بعد اپنے دوسرے بھائیوں اور عزیزوں تک بھی ان باتوں کو پہنچائیں اور ان سے بھی ان پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اس مختصر خطاب کے بعد مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت مجلس مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے سورۂ آل عمران کے آخری رکوع کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذکر الٰہی کی تشریح کی اور اس کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیا۔ آپ نے ذکر الٰہی کی فضیلت کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور ارشادات پیش کئے۔

پھر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ نے ذکر الٰہی کے موضوع پر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا۔

اس درس کے بعد پروگرام کے مطابق مکرم چوہدری انور حسین صاحب نے تقریر فرمانی تھی۔ لیکن چونکہ وقت زیادہ ہو گیا تھا اور اس اجلاس کے بعد تفریحی کھیلوں کا پروگرام بھی تھا۔ اس لئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجلاس کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا۔

بعد ازاں نماز مغرب تک دلچسپ تفریحی کھیلیں ہوئیں جس میں انصار نے شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

اجلاس شب

ساڑھے سات بجے شب دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو کہ مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے کی مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ، امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے "ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق کچھ" کے زیر عنوان تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ ماہنامہ انصار اللہ کو سلسلہ کے لٹریچر میں خاص مقام حاصل ہے۔ تربیت و اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری اور مفید ہے اس لئے مجالس انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کریں اور ہر احمدی گھرانہ میں اسے پہنچانے کی کوشش کریں۔ اس تقریر کے بعد محترم صاحب صدر نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین کو اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل قائدین نے اپنے اپنے شعبوں کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے قائد عمومی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم اے قائد وقف جدید، مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی قائد اشاعت۔ مکرم ملک محمد رفیق صاحب نائب قائد ایثار۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب ایم۔ ایس سی قائد تجنید۔

سالانہ رپورٹیں پڑھی جانے کے بعد محترم صدر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ آئندہ ان رپورٹوں کے لئے زیادہ وقت رکھا جایا کرے۔ تا کہ انصار ان کے متعلق اپنی آراء کا اظہار بھی کر سکیں۔ آپ نے فرمایا۔ انصار اللہ کے کام کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی تجویز آئے تو وہ ضرور ہمیں اس سے مطلع کر دیا کریں۔

صدر کا انتخاب

بعد ازاں مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس میں سب سے پہلے آئندہ تین سال کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ انتخاب مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی صدارت میں ہوا۔ سب سے پہلے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے بتایا کہ اس عہدہ کے لئے مختلف مجالس کی طرف سے یہ تین نام موصول ہوئے ہیں۔

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

(۲) " " مبارک احمد صاحب

(۳) " " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

رائے شماری پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے حق میں ۲۳۶ ووٹ آئے جو کہ جملہ نمائندگان کی غالب اکثریت پر مشتمل تھے۔ اگلے روز مورخہ ۱۴ر نومبر کے اجلاس دوم میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب نے اعلان کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کثرت رائے کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو آئندہ تین سال یعنی ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۷ء تک کیلئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے)

انتخاب صدر کے بعد مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نائب وکیل التبشیر (سابق مبلغ افریقہ) نے "قبولیت دعا کی دو ذاتی مثالیں" کے زیر عنوان مختصر تقریر فرمائی جس میں آپ نے قبولیت دعا کی دو نہایت ایمان افروز مثالیں بیان فرمائیں۔ اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور نہایت ناموافق حالات میں بھی معجزانہ طور پر احمدیت کی تائید و نصرت کے نشانات ظاہر کرتا ہے۔

مکرم مبشر صاحب کی یہ تقریر بہت ایمان افروز تھی اور گہری دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔ آپ کی تقریر کے بعد دس بجے شب یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم نمبردار سماعیلہ کا ذکرِ خیر!

چوہدری عطاء اللہ صاحب مطیع ۔ سکھر

میرے دادا جان محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار موضع سماعیلہ ضلع گجرات ۲۷ر جولائی ۱۹۶۲ء کو بعمر تقریباً سو سال اس فانی دنیا سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پہلے غیر احمدی تھے گر بعد میں میرے نانا جان محترم میاں محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ سماعیلہ ضلع گجرات کی تبلیغ سے جوانی کی عمر میں ہی احمدیت کو قبول کیا۔ جس پر اپنے اور پرائے سب دشمن بن گئے۔ آپ کو ورغلانے کے لئے طرح طرح کے طریقے اختیار کئے گئے۔ مگر آپ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آئی۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اپنا زمیندارہ کام چھوڑ کر بھی حتی الوسع کوشش کرتے کہ نماز باجماعت ادا کریں۔ آپ نہ صرف خود نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کرتے بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری سال آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تھی۔ مگر پھر بھی ماسوائے مجبوری کے نماز مسجد میں ہی ادا کرتے تھے۔

آپ اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ باقی رشتہ دار اس نعمت سے محروم رہے۔ مگر ہمارے غیر احمدی عزیز و اقارب جب بھی ہمارے ہاں آیا کرتے تھے تو محترم دادا جان کے نمونہ سے بہت متاثر ہوتے تھے۔

مرحوم ہر وقت اس خیال میں رہتے تھے کہ میرے ہاتھوں سے کسی کو تکلیف یا نقصان نہ پہنچے۔ حتیٰ کہ جانوروں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ کہ بھوک اور پیاس کا شکار نہ ہونے پائیں۔

مرحوم اپنے فہم و فراست اور بزرگی کی وجہ سے اپنے گاؤں میں مشہور تھے اور ہر کوئی آپ کو اپنا مشیر سمجھتا تھا۔ جب مشورہ لینا ہوتا۔ یا کوئی اور حاجت پیش آتی تو گاؤں کے اکثر لوگ آپ ہی کے پاس آتے تھے۔ آپ بھی اُن کو کبھی مایوس نہ لوٹاتے تھے۔ جب کوئی ملنے آتا تو اس کو اپنے پاس بٹھا کر خاطر و مدارت میں کوئی کمی اٹھا نہ رکھتے تھے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کیا۔ اور تحریک شدھی کا آغاز ہوا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کے ہر طبقہ سے فرمایا کہ ان حملوں کا جواب دینے کے لئے اپنے خرچ پر تین تین ماہ وقف کریں اس وقت مرحوم کا مددگار صرف ایک لڑکا تھا جو اپنے زمیندارہ کام سے خوب واقف تھا اور ہر کام میں آپ کا ہاتھ بٹاتا تھا۔ مگر مرحوم نے کام کاج کا سارا بوجھ اپنے کاندھوں پر ڈالتے ہوئے اپنے اکلوتے بیٹے کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تین ماہ کے لئے ملکانہ محاذ پر جانے کے لئے فارغ کر دیا۔ بظاہر یہ ایک معمولی سا واقعہ ہے۔ مگر اُس وقت جبکہ ہر طرف مخالفت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجدینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔

آپ منکسر المزاج انسان اور مہمان نواز تھے۔ آپ اپنے پوتوں اور پوتیوں سے اتنی محبت کرتے تھے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی اُن کے پاس موجود رہتا تھا۔ اگر کسی بچے کو کوئی شکایت ہوتی تو وہ آپ سے بیان کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتا تھا۔ اگر کوئی کھانے کی چیز ان کے پاس ہوتی تو وہ اپنی چادر کے ایک کونے میں باندھ لیتے تھے۔ اور بعد میں بچوں میں تقسیم کر دیتے تھے کسی وجہ سے اگر کوئی عزیز مل نہ سکتا۔ تو شام کو اس کو اپنے پاس بلا لیتے یا خود اُس کے گھر جا کر خیریت دریافت کرتے۔

اگرچہ مرحوم پڑھے ہوئے نہ تھے۔ مگر پھر بھی اعلیٰ درجہ کے دماغ کے مالک تھے۔ ہر کام سوچ بچار کے بعد کرتے تھے۔ آپ کے بالغ ہونے پر آپ کی تمام برادری نے آپ کو ہی نمبردار انتخاب کیا۔ جس کو آپ نے بڑی اچھی طرح اس عہدہ کے فرائض کو نبھایا۔

مرحوم کو قرآن کریم اور سلسلہ کی کتابیں سننے کا بہت شوق تھا۔ جماعتی کاموں اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ جب حضور نے تحریک جدید سال اوّل کا آغاز فرمایا تو آپ نے لبیک کہتے ہوئے شروع سال سے ہی چندہ دینا شروع کر دیا۔ اور انیس سال مکمل ہونے کے بعد جو دعائیہ فہرست کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ اس میں بھی آپ کا اسم گرامی موجود ہے جہاں تک مجھے علم ہے آپ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہر سال جلسہ سالانہ کی برکات سے باقاعدگی سے مستفید ہوتے رہے۔ زندگی کے آخری چند سالوں میں جب کہ آپ کی صحت بہت کمزور ہو چکی تھی، جلسہ سالانہ پر تشریف نہ لا سکے۔ مگر جب ہم واپس جاتے تو باری باری ہر ایک سے دریافت فرماتے کہ حضور نے اور علماء کرام نے کیا کیا فرمایا ہے۔

آپ برادری اور عزیز و اقارب کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ جب کبھی میں گھر جاتا تو مجھے اپنے پاس بٹھا کر بتاتے کہ فلاں فلاں کا نقصان ہوا ہے۔ اُن کے گھر جا کر حالات ۴۴

۴۴ دریافت کرو۔ اور پھر باری باری مجھے ہر ایک کے گھر بھیجتے۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اُن کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

عازمین حج

امسال حج کا ارادہ رکھنے والے احمدی افراد کی دو فہرستیں قبل ازیں ہدیہ قارئین کی جا چکی ہیں۔ تیسری قسط درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ مقیم لیہ۔ ۲۔ مکرم میاں محمد شریف صاحب بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ ۳۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب دارالذکر گول بازار ربوہ۔ ۴۔ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار راولپنڈی۔ ۵۔ مکرم سید محمد حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائل پور۔ ۶۔ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب معرفت انگلش سائیکل سٹور خانیوال۔ ۷۔ مکرم شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر مکان نمبر ۴۲ بلاک نمبر ۱ خانیوال۔ ۸۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر مکان نمبر ۴۲ بلاک نمبر ۱ خانیوال۔ ۹۔ محترمہ بخت بھری صاحبہ محجوکہ ضلع سرگودھا۔ ۱۰۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ۔ ۱۱۔ مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب کوئٹہ۔ ۱۲۔ مکرم ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ۔ ۱۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ۔ ۱۴۔ مکرم ملک محمد اقبال صاحب کوئٹہ۔ ۱۵۔ محترمہ والدہ صاحبہ محمد اقبال صاحب کوئٹہ۔ ۱۶۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب کوئٹہ۔ ۱۷۔ محترمہ الحاجہ زبیدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ۔ ۱۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب کوئٹہ۔ ۱۹۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ ظفر آباد اسٹیٹ لابیجی۔ ۲۰۔ مکرم الحاج خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب فیروز پور روڈ۔ لاہور۔ ۲۱۔ محترمہ مسعودہ اختر صاحبہ دختر میاں محمد یوسف صاحب فیروز پور روڈ۔ لاہور۔ ۲۲۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب قلات۔ ۲۳۔ مکرم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۷ ستیلا ضلع لائل پور۔ ۲۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۷۷ ستیلا ضلع لائل پور۔ ۲۵۔ مکرم شیخ شریف احمد صاحب منڈر گلی لائل پور۔ ۲۶۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ شریف احمد صاحب منڈر گلی لائل پور۔ ۲۷۔ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ہمشیرہ شیخ شریف احمد صاحب منڈر گلی لائل پور۔ ۲۸۔ مکرم قریشی محمد حنیف صاحب سیاح لائل پور۔ ۲۹۔ مکرم الحاج عبداللطیف صاحب شاہد اوکاڑہ۔

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو حرمین شریف کی برکات سے کما حقہ، متمتع فرمائے۔ اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین

(خاکسار۔ شبیر احمد وکیل المال)

سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور کا تقرر

یکم نومبر ۶۲ء سے مکرم چوہدری رحمت خان صاحب بی اے۔ بی ٹی سابق امام مسجد لنڈن احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقرری مبارک کرے۔ اور احمدیہ ہوسٹل کو جماعت کے نونہالوں کے لئے مفید و بابرکت بنائے۔ (ناظر تعلیم)

زعماء خدام الاحمدیہ کے انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے مطابق قائدین کے انتخابات ہر دو سال کے بعد اور زعماء کے سال بسال قرار پائے ہیں۔ لہٰذا جن مجالس میں گزشتہ سال قائدین کے انتخابات ہو چکے ہیں۔ وہاں اس سال نئے انتخابات کروانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن زعماء حلقہ جات کا انتخاب ضرور کرایا ہے۔ یہ امر ملحوظ رہے۔ کہ ایک ہی خادم زیادہ سے زیادہ ۴ مرتبہ متواتر زعیم منتخب ہو سکے گا۔ اگر اس کے ۴ سال پورے ہو چکے ہوں تو اس کا نام انتخاب کے لئے پیش نہ ہو سکے گا۔ یہ انتخابات ۳۰ر نومبر سے قبل مکمل ہو جانے چاہئیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۱۵ر نومبر کو ڈاکٹر فضل حق صاحب نے ربوہ میں اپنے لڑکے عطاء الحق صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ ان کا نکاح زکیہ رحمٰن صاحبہ بنت عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے ساتھ ہوا تھا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے مبارک کرے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل ۱۷۵۳۱

میں خورشید زہرا بنت مرزا صالح علی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ڈرگ روڈ کراچی ڈاک خانہ خاص ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے جو میری ملکیت ہے بالیاں طلائی ۲ جوڑی ایک تولہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد تین ماشہ چوڑیاں طلائی ۱۲ عدد ۹ تولہ کل تخمیناً وزن ۱۰ تولہ ۳ ماشہ جن کی اندازاً قیمت ۱۲۳۰/- روپے بنتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

(۲) لیکن میرا گزارہ صرف اسی جائداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۹۳/۷۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری فرمادیں

الامۃ خورشید زہرا بنت مرزا صالح علی ۱۰-۹/۹۲ ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۸۔ گواہ شد۔ محمد حسین سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ کراچی

گواہ شد:۔ محمد خلیق عالم فاروقی نائب سیکرٹری وصایا کراچی

مثل ۱۷۵۳۲

میں رضیہ بیگم زوجہ خلیل احمد خان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

حق مہر تین ہزار روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یہ زیورات ہیں:۔

	رتی	ماشے	تولے
(۱) ہار طلائی وزنی	۴	۲	۱۹
(۲) کڑے طلائی	۱	۱	۱۲ تولے
(۳) نکلس طلائی	۰	۰	۳ تولے
(۴) جھمکے طلائی	۰	۰	۱
(۵) بالیاں طلائی	۰	۰	۱
(۶) انگوٹھیاں سونا طلائی	۰	۰	۲
(۷) چوڑیاں طلائی ۸ عدد	۰	۰	۲۳
(۸) ٹیکہ طلائی ایک عدد	۰	۰	۱
میزان	۵	۳	۶۲

کل قیمت بحساب ۱۳۳/- روپے فی تولہ مبلغ ۸۲۷۹/- روپے (۳) نقد ۱۵۰/- روپے (۴) جیب خرچ ماہوار ۶۰/- روپے (۵) میری جائداد ابھی مشترکہ ہے تقسیم ہونے پر اس کی اطلاع دے دوں گی۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت ۹/۶۴ سے شمار کی جائے۔ الامۃ رضیہ بیگم۔ گواہ شد خلیل احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ

نوٹ۔ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر میری بیوی کا میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے حصہ کی وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد خلیل احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد سلیم خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ سرحدی انسپکٹر مال پشاور۔

مثل ۱۷۵۳۳

میں امۃ الحمید بیگم زوجہ مولوی محمد احمد صاحب فاضل قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے جس میں سے پانچ صد روپے بصورت زیورات جنکی تفصیل حسب ذیل ہے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ (۱) کفیاں طلائی ا جوڑی۔ (۲) کانٹے طلائی ا جوڑی (۳) جھومر سوئی ا عدد۔ (۴) انگوٹھی طلائی ایک عدد کل وزن اندازاً ساڑھے چار تولے قیمت اندازاً پانچ صد روپے۔ باقی پانچ صد روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نوٹ:۔ مجلس کارپرداز کی طرف سے میری محولہ بالا وصیت کی منظوری آنے پر کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ جو مبلغ یکصد روپے ہوتے ہیں اپنے خاوند سے بقیہ قابل وصول حق مہر میں سے وصول پا کر ایک یا دو قسطوں میں ان شاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گی۔

الامۃ:۔ امۃ الحمید بیگم موصیہ اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل۔ گواہ شد محمد احمد فاضل خاوند موصیہ ۵۸۲۶ ولد علی محمد موصی صحابی آف لگنا نوالی۔ گواہ شد غلام مصطفیٰ صادق ولد سکندر علی آرڈیننس ڈپو۔ کوئٹہ۔

نوٹ:۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ موصیہ کے مہر میں سے مبلغ پانچصد روپیہ بصورت زیورات جن کی تفصیل وصیت میں مذکور ہے ادا کر چکا ہوں پانچصد روپے میرے ذمہ واجب الادا ہے نیز میں اقرار کرتا ہوں کہ مجلس کارپرداز کی طرف سے موصیہ کی وصیت کی منظوری آنے پر کل جائداد کا مذکورہ بالا ۱/۱۰ حصہ مبلغ یکصد روپے ایک یا دو قسطوں میں ادا کر دوں گا۔

العبد۔ محمد احمد مولوی فاضل خاوند موصیہ وصیت ۵۸۲۶۔ گواہ شد محمد عبد الرحمٰن ولد حیات محمد ۱۲-۳/۱۹ بابو محلہ کوئٹہ (۲) گواہ شد غلام مصطفیٰ صادق ولد سکندر علی آرڈیننس ڈپو کوئٹہ۔ وصیت نمبر ۱۷۴۳۔

مثل ۱۷۵۳۴

میں ظہیر احمد باجوہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علم تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸۶ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ڈاک خانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور عمر ۱۵ سال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں طالب علم ہوں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری متروکہ جائداد جو بھی ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ وصیت کا نفاذ تاریخ منظوری سے ہوگا۔ العبد ظہیر احمد باجوہ ۸۶ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد عبد اللہ باجوہ ایڈووکیٹ ۸۶ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد اعظم ۸۸ جی ماڈل ٹاؤن لاہور۔

سکھ صاحبان کیلئے علمی تحفہ

سکھ صاحبان پاکستان آرہے ہیں انھیں ایک علمی تحفہ کتاب "گورو نانک جی کا گورو" پیش کیجئے۔ اس کا تعارف محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) کا رقم فرمودہ ہے قیمت اعلیٰ کاغذ دو روپے ادنیٰ کاغذ ڈیڑھ روپے

ملنے کا پتہ:۔ میاں صاحب عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلقہ مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تریاقِ اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۵/- روپے

مایوس کبھی نہیں ہونا چاہیئے دل خدا تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہیں

تمہارا کام یہ ہے کہ تم بار بار خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں لوگوں کے کانوں میں ڈالتے رہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ وعظ و نصیحت اور تربیت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"حضرت ہود علیہ السلام نے جب لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلائی تو انھوں نے کہا میاں ایسی نصیحتیں کر دیا نہ کر و ہم نے ماننا تو ہے ہی نہیں۔ پہلے زمانوں سے ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو کہتے رہے ہیں کہ زیادہ دولتیں نہ کماؤ اور دولتوں پر گھمنڈ نہ کرو۔ مگر پھر بھی یہ دنیا کام کرتی ہی چلی آئی ہے ہم کو کارخانے بنانے اور دولتیں کمانے پر کوئی عذاب نہیں ہوگا، اس لئے خواہ تم ہمیں تبلیغ کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یہ برابر ہے اور ہم کبھی تمہاری بات نہیں مان سکتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی انسان سرکشی اور تمرد میں بڑھ جائے تو اسے نیکی کی طرف توجہ دلانا بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے لیکن اس مشکل کو تسلیم کرنے کے باوجود قرآن کریم نے مسلمانوں کو یہی ہدایت دی ہے کہ فذکّر ان نفعت الذکریٰ (سورہ اعلیٰ رکوع ۱) تمہارا کام یہ ہے کہ تم نصیحت کرتے چلے جاؤ کیونکہ نصیحت کرنا بہرحال دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے پس خواہ کوئی کتنا ہی مخالف ہو اس کے متعلق کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔ دل خدا تعالیٰ کے قبضہ میں رہتے ہیں تمہارا کام یہ ہے کہ تم بار بار خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی باتیں لوگوں کے کانوں میں ڈالتے رہو۔ ایک دن یقیناً ایسا آجائے گا کہ ان کے دل کے زنگ دور ہو جائیں گے اور وہ ہدایت کو خوشی سے قبول کر لیں گے۔

اولیاء کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک شخص مسلمانوں کو سخت دکھ دیا کرتا تھا اور باوجود سمجھانے کے باز نہیں آتا تھا آخر کئی لوگوں نے تنگ آکر اس محلہ کو ہی چھوڑ دیا جس میں وہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ ایک بزرگ حج کر رہے تھے کہ انھوں نے اسی شخص کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا انھوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ تو کہاں؟ تیرا کام تو سارا دن گانا بجانا اور شراب پینا تھا۔ تو کعبہ کا طواف کرنے کس طرح آگیا وہ کہنے لگا ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے، آپ لوگ مجھے قرآن بھی سناتے اور حدیثیں بھی بتاتے مگر میرے دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوتا ایک دن مجلس لگی ہوئی تھی دوست احباب بیٹھے تھے شراب کی صراحیاں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں کہ یکدم مجھے گلی میں سے ایک آواز آئی۔ کوئی اجنبی نہ معلوم کون گلی میں سے گزر رہا تھا اور قرآن کریم کی یہ آیت بڑی خوش الحانی سے پڑھتا جا رہا تھا کہ الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ کیا مومنوں پر ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جائیں یہ آیت ہونہی میرے کان میں پڑی مجھے معلوم ہوا کہ یہ آیت ابھی آسمان سے میرے لئے اتری ہے میرے آنسو جاری ہو گئے میں نے مجلس برخواست کر دی۔ گانے بجانے کے آلات توڑ دیئے، توبہ کی اور حج کے لئے چل پڑا۔ تم نے سارا قرآن مجھے سنا دیا مگر مجھ پر اثر نہ ہوا۔ لیکن وقت ہوتا ہے ایک آیت نے میری کایا پلٹ دی اور اب میں توبہ کر کے حج کرنے آیا ہوں۔ تو قلوب بعض دفعہ ایسے رنگ میں بدلتے ہیں کہ حیرت آجاتی ہے۔۔۔۔۔۔

پس مومنوں کو اس بات کی اہمیت سمجھنی چاہیئے کہ انھیں ہمیشہ ایک دوسرے کو سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ اور یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ دوسرے کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور اگر بالفرض دوسرے کی اصلاح نہ بھی ہو تو کم سے کم جو شخص دوسرے کو سمجھائے گا اس کی اپنی اصلاح تو ہو جائے گی بہرحال دوسرے کو سمجھانا فائدہ کے بغیر نہیں ہوتا پس وعظ و نصیحت کا سلسلہ اپنے اندر بھی جاری کرنا چاہیئے اور غیروں میں بھی جاری کرنا چاہیئے جہاں دوست ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھیں ان کا فرض ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہیں کہ سچ بولو۔ معاملات میں صفائی رکھو۔ گالی گلوچ سے کام نہ لو۔ جھگڑا نہ کرو۔ محبت اور پیار سے رہو۔ جب اس قسم کے وعظ و نصیحت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نئی پود کئی قسم کی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے پرانے لوگ تو شیطان سے بہت سی لڑائیاں لڑ چکے ہوتے ہیں اور ان کے اندر نیکی اور تقویٰ پیدا ہو چکا ہوتا ہے مگر نئی پود نے وہ لڑائی نہیں کی ہوتی اس لئے شیطان ان کے اندر آسانی سے داخل ہو جاتا ہے" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۸)

مزید واقفین زندگی کی ضرورت ہے

احباب فوری توجہ فرمائیں

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید ربوہ

معلمین وقف جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس امسال جنوری کی بجائے یکم دسمبر سے شروع ہو رہی ہے جو دوست وقف کا ارادہ رکھتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ جلسہ سالانہ کا انتظار نہ فرمائیں۔ بلکہ فوری طور پر اپنے اسماء دیگر تعلیمی اور متفرق کوائف کے ساتھ ارسال فرمائیں تاکہ بصورت منظوری انھیں تعلیمی کلاس سے مستفید ہونے کا موقع مل جائے۔

مندرجہ ذیل کوائف ارسال کرنے ضروری ہیں :۔

نام - عمر - پیشہ - اگر پیدائشی احمدی نہیں تو سنہ بیعت - تعلیم دنیاوی و دینی - پتہ - موجودہ ماہوار آمد - شادی شدہ یا غیر شادی شدہ اولاد کتنی ہے - کیا کسی جماعت میں عہدیدار رہ چکے ہیں کب اور کہاں؟ تصدیق پریذیڈنٹ مقامی۔

ایک ضروری استدعا

حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کے بعد اب میں آپ کے اخلاق و عادات کے متعلق ایک کتاب مرتب کر رہا ہوں۔ اور احباب جماعت کا نہایت ہی ممنون ہوں گا۔ اگر وہ مجھے حضرت میاں صاحبؓ کے اخلاق و عادات کے متعلق واقعات لکھ کر بھیج دیں۔ واقعات غیر مطبوعہ ہوں میں ان سارے جمع شدہ واقعات کو احباب کے نہایت شکریہ کے ساتھ کتاب میں درج کردوں گا۔ کتاب کا نام "سیرت قمر الانبیاء" ہوگا۔ (خاکسار شیخ محمد اسماعیل پانی پتی۔ رام گلی نمبر ۳۔ مکان نمبر ۱۸۔ لاہور)

ٹکٹ سٹیج بر موقعہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو دوست ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مع جملہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت (جو بھی صورت ہو) ۱۵؍دسمبر تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں کوئی خط و کتابت نہیں ہوتی اور نہ ہی درخواست بھجوانے والوں کو کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ جلسہ کے موقع پر ہر دو دوست دفتر سے پتہ کر سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے ملاقات کے اوقات

گھیانہ ـــــ دفتر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جناب سعید احمد صاحب سی ایس پی۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ ہر پیر۔ منگل اور بدھ کے روز صبح دس بجے سے گیارہ بجے تک ملاقات کیا کریں گے۔ جو لوگ کسی امر میں ملاقات کے خواہشمند ہوں وہ ان ایام اور ان اوقات میں ملاقات کر سکتے ہیں۔